محرابِ حرم

حمد و نعت



رحمان خاور

بساط ادب (پاکستان)

حمد

بہ فیض خدا ، زندگی کے سفر میں
ہم ایسے بھی ہیں منزلوں کی نظر میں
لئے حسرت دید خالق نظر میں
مہ و مہر و انجم ہیں، کب سے سفر میں
دعا ہے مری پر اثر یوں کہ میں ہوں
خداوند ہر دو جہاں کے اثر میں
یہ ادنیٰ سا ہم پر کرم ہے خدا کا
ہمیں ہم ہیں جو عالم خشک و تر میں
یقیں ہے مرا منصف دو جہاں پر
بہت مطمئن ہوں میں اپنے نگر میں
مرے جسم و جاں کی یہ دیوار کیسی؟
مرے راستے میں ، تری رہگزر میں
یہ شیخ حرم کو خبر ہی کہاں ہے
ترا گھر تو ہے اس دل معتبر میں
اسی نے عطا کی ہیں سورج کو کرنیں
اسی سے ہے خاور یہ سایہ شجر میں

محترمہ محمد شاہ کامل

تھانہ شیخ ربیور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نہایت عزیز اکبر علی کامل عرشی زادہ

کے واسطے

دشنام مشہور کے ساتھ

رحمان جاوید (محبت) رشید احمد (...)

محمد طلحہ الدین کامل

1962ء

محمد اسلم پارسا



درودِ ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ



سلسلۂ مطبوعات نمبر ۱۳

محرابِ حرم

(حمد و نعت)

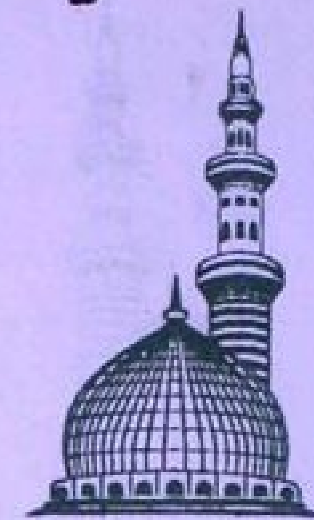
رحمان خاور

بساطِ ادب (پاکستان)



جملہ حقوق بحقِ شاعر محفوظ

نام کتاب	محرابِ حرم (حمد و نعت)
شاعر	رحمان خاور
پیشکش	احمد حسن ہاشمی
ترتیب	عبید الرحمن جان
سرورق و تزئین	پرائم ٹائم کمیونیکشن
کمپوزنگ	العنم کمپوزرس
اشاعت اول	سنہ ۱۹۹۷ء
تعداد	دو ہزار
قیمت	۷۵ روپے
طابع	مشہور پریس، کراچی
ناشر	بساطِ ادب (پاکستان)



انتساب

- حاجی نصیر الدین (آپٹما)
- حاجی اسماعیل احمد کوڈواوی
- منظور احمد روفی
- حفیظ الرحمن بٹ
- منیر احمد سلطان

کے نام

اللہ تعالیٰ نے جن کو عشق رسول کی دولت سے نوازا ہے اور جن کے تعاون سے میرا یہ حمد ونعت کا مجموعہ شائع ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان حضرات کو اس کارِ خیر کے صلے میں اجرِ عظیم عطا فرمائے "آمین"

رحمان خاور
کراچی یکم رمضان ۱۴۱۸ھ

ملنے کے پتے

★ رحمان خاور

۲۳ اے عالم پلازہ نارتھ کراچی، فون : 6906195

★ احمد حسن ہاشمی

۱۴۸ اے بلاک ٹی نارتھ ناظم آباد، فون :6639357

★ بساط ادب (پاکستان)

ای ۳/۱۰ ریلیکس اپارٹمنٹس بلاک ۲۰ ایف بی ایریا فون : 6340990

★ ریواز اختر

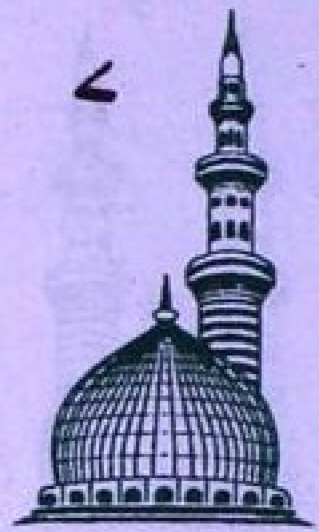
آپٹیما، طارق روڈ، کراچی، فون : 4557209-4559814

★ رؤف احمد روفی

دوسری منزل روفی ٹریڈ سینٹر

بالمقابل اردو سائنس کالج یونیورسٹی روڈ، کراچی

فون : 4970866-4970861



حسنِ ترتیب





• •



حمد

گلہ ہی کیا نہ اگر مال و زر خدا نے دیا
مجھے بہت ہے جو مجھ کو ہنر خدا نے دیا
مرا سفر بھی مرے واسطے قیام رہا
نہ جب تلک مجھے حکمِ سفر خدا نے دیا
یہ اور بات وسیلہ کوئی بھی ہو لیکن
مرا یقیں ہے مجھے عمر بھر خدا نے دیا
بغیر جنبشِ لب ہی مجھے ملا سب کچھ
کہ میرے دستِ دعا میں اثر خدا نے دیا
گھروں کے ہوتے ہوئے بے گھروں کی بستی میں
مجھے سکون ہے جس میں وہ گھر خدا نے دیا



تو خوش نصیب ہے اے کاروانِ اہلِ زمیں
کہ مصطفیٰؐ سا تجھے راہبر خدا نے دیا
میں دوستوں کی نظر میں ہوں معتبر خاور
مرے خلوص کا مجھ کو ثمر خدا نے دیا

--

اب نہیں کسی سے بھی مجھ کو، کوئی کام اللہ
دل پہ لکھ لیے میں نے، تیرے سارے نام اللہ
اب اگر یہ گزریں تو، تیری یاد میں گزریں
آج تک جو گزرے ہیں اپنے صبح و شام اللہ
تو ہی سب کا مالک ہے، تو ہی سب کا آقا ہے
شاہ کیا، گدا کیسے، سب ترے غلام اللہ
تیرے دونوں عالم کی آج بھی مقدر ہے
حسنِ زندگانی کی جوئے خوش خرام اللہ
تو دکھائی دیتا ہے ہم کو سارے بندوں میں
یونہی سب سے رکھتے ہیں ھم دعا سلام اللہ

جیسے خاص بندوں پر لطفِ خاص ہوتا ہے
ہے ہم عاصیوں پر وہ تیرا، لطفِ عام اللہ
خاور ایسے بے گھر کو تو نے ہی تو بخشا ہے
یہ زمیں کا فرش اللہ، وہ فلک کا بام اللہ

—



ہر ایک شے سے الگ شے ہے آرزو تیری
کہ مہروماہ کو ہر پل ہے جستجو تیری
ترے اثر سے نکل کر کوئی کہاں جائے
کہ کائنات میں خوشبو ہے چار سو تیری
ترا کرم کہ بہار آشنا ہی رہتی ہے
ہمارے واسطے دنیائے رنگ و بو تیری
مری زبان کو دے تو جو حوصلہ تو زباں
تمام عمر کرے صرف گفتگو تیری
متاعِ زیست تری آرزو کو سمجھا تھا
سو کام آئی ہمیشہ ہی آرزو تیری

جہاں میں کوئی نہیں تیرے لطف سے خالی
ہر ایک رخ سے کرم آشنا ہے خو تیری
اب اور کیا کسی دولت کی وہ کرے خواہش
نصیب ہے دلِ خاور کو آرزو تیری

--



تو ہی خالقِ ہر دو عالم ہے یارب
تری ذات سب پر مقدم ہے یارب
ترے ہی سبب سے ہے رونق جہاں کی
تو ہی دلکشی بزمِ کون و مکاں کی
مہہ و مہر کو روشنی تو نے دی ہے
گل و غنچہ کو تازگی تو نے دی ہے
چمن کے نظاروں میں جلوے ترے ہیں
ہواؤں کی سانسوں میں نغمے ترے ہیں
ستاروں کی گردش اشاروں پہ تیرے
ہر ایک چیز قائم سہارے پہ تیرے
کرم مستقل ، بے کراں تیری رحمت



کہ دی خاک کو زندگی کی حرارت
تو ہی اے خدا مالکِ بحر و بر ہے
تری حکمرانی میں سب خشک و تر ہے
عجب مرتبہ ہے ترا مرتبہ بھی
ہے عاجز یہاں اپنا فہمِ رسا بھی
کہاں تیری توصیف ممکن زباں سے
ترے وصف باہر ہیں حدِ بیاں سے

—

جلوۂ بے پناہ سے گزرے
آپؐ کی بارگاہ سے گزرے

—

اے خدا، مالکِ زمان و مکاں
تو کہ ہے ماورائے وہم و گماں
حکمرانی میں تیری جن و ملک
دسترس میں تری زمین و فلک
تو سراپا جلال ہے یارب
تو مجسم جمال ہے یارب
چاند تاروں میں روشنی تجھ سے
سب نظاروں میں دلکشی تجھ سے
تو نے ذروں کو روشنی بخشی
خاک کو تو نے زندگی بخشی

تو ہی اول ہے تو ہی آخر ہے
تو ہی پنہاں ہے تو ہی ظاہر ہے
رگِ جاں سے قریب تر تو ہے
ہر نفس میں تری ہی خوشبو ہے
ہر اشارے میں سو کرم پنہاں
رحمتوں کا تری شمار کہاں

--

یہ منظر ہو نبیؐ کے آستاں پر
مرا سر ہو نبیؐ کے آستاں پر

--



نعت



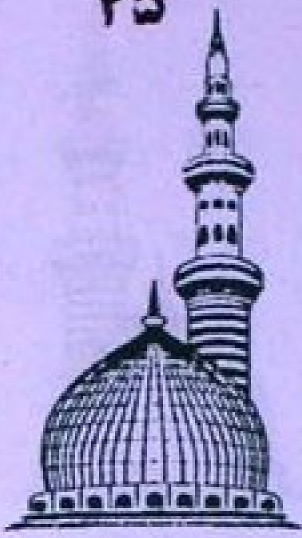
کیا کچھ بہ فیضِ ساقیٔ کوثرؐ نہیں ہوں میں
دریا نہیں ہوں میں کہ سمندر نہیں ہوں میں

کیا زندگی سے دربدری کا گلہ کروں
معلوم ہے حضورؐ کے در پر نہیں ہوں میں

اتنا گھٹا دیا مجھے دنیا کی حرص نے
اندر سے آج اپنے برابر نہیں ہوں میں

کچھ بھی اگر لکھا ہے بجز نعتِ مصطفےٰؐ
محسوس یہ ہوا ہے سخنور نہیں ہوں میں

کیا تجھ سے فائدہ مجھے اے ذوقِ رہروی!
گر شہرِ مصطفیٰؐ کے سفر پر نہیں ہوں میں



اے خاکِ رہ گزارِ مدینہ یہ کیوں ابھی
دیکھے کوئی دوبارہ، وہ منظر نہیں ہوں میں
محروم ہوں جو گریۂ عشقِ رسولؐ سے
خاور قریبِ داورِ محشر نہیں ہوں میں

--

اشعار

کیا عرض کروں خاور سرکارِ دو عالمؐ سے
پہلے ہی سے واقف ہیں سرکارؐ مرے غم سے
سنتے ہیں کرم ان پر کچھ خاص ہی ہوتا ہے
جو حال سناتے ہیں واں دیدۂ پرنم سے

--



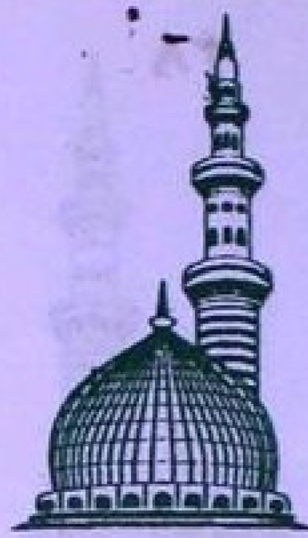
اللہ اللہ یہ مقدر دیدۂ بیدار کا!
ہر گھڑی، ہر دم نظارہ، روضۂ سرکارؐ کا!!

جب ضیائے عشقِ احمدؐ ہو دل و جاں کی سپر
خوف کیا کیجئے جہانِ تیرگی کے وار کا

اے شفیع المذنبیںؐ میں آپ کا ہوں امتی
ہے یقیں مژدہ یہ، مجھ کو آپؐ کے دیدار کا

سیرت و کردار کے لفظ و معانی مرحبا!
ہے خدا مداح ان کی سیرت و کردار کا

دل میں خوشبوئے خیالِ مصطفیٰؐ ہے اور میں
اور عجب عالم میرے گھر کے در و دیوار کا



گھر سے کیا نکلا ہوں گلزار مدینہ کے لئے
جاگ اٹھا ہے مقدر راہ کے ہر خار کا
نعت گوئی ہے پسند خاطر شاہ اممؐ
پوچھ تو رتبہ نہ خاور میرے ان اشعار کا

—

اشعار

لے آئی طلب مجھ کو سر کوئے مدینہ
دیدار کریں اب مرا آ ہوئے مدینہ
کس جذبہ ایماں کی کشش ہے کہ مسلسل
بڑھتے چلے جاتے ہیں قدم سوئے مدینہ

—



سرکارؐ دو جہاں کی نظر جب ادھر ہوئی
نامعتبر حیاتِ بشر معتبر ہوئی

تقدیر جاگ اٹھی مرے دامانِ خشک کی
یادِ رسولؐ پاک میں جب آنکھ تر ہوئی

وہ گردِ راہ جس کا مدینے سے ربط تھا
ہر اہلِ کارواں کے لئے راہبر ہوئی

کیا لوگ تھے جو خاکِ مدینہ سے جا ملے
کیا زیست تھی جو شہرِ نبیؐ میں بسر ہوئی

میرے لئے وہ دھوپ رہی چھاؤں کی طرح
طیبہ کی راہ میں جو مری ہم سفر ہوئی

محسوس یہ ہوا کہ مجھے کوئی دکھ نہیں
خاور مرے دکھوں کی انہیں جب خبر ہوئی

—



طیبہ کے سفر کے لئے نکلے ہیں جو گھر سے
محفوظ سمجھئے انہیں دنیا کی نظر سے

ملتے ہیں نشاں ان کے کفِ پا کے ابھی تک
اس راہ میں، گزرے تھے وہ جس راہ گزر سے

اے شہر مدینہ کی ہوا تو ہی بتادے
دیدارِ مدینہ کو کہاں تک کوئی ترسے

اٹھے کوئی بادل تو مدینے ہی سے اٹھے
برسے کوئی بادل تو مدینے ہی سے برسے

اس وقت مرے دھیان میں وہ ماہِ مبیں ہے
الجھے کوئی جلوہ نہ مرے دیدۂ تر سے

توصیفِ محمدؐ کا ارادہ بھی عجب ہے
عاجز نظر آتا ہے قلم عرضِ ہنر سے

آئینۂ افلاک کی حیرت سے ہے ظاہر
خاور شب معراج وہ گزرے ہیں ادھر سے

—



واللہ عجب شے ہے مدینے کا سفر بھی
ہیں گردِ سرِ راہ یہاں شمس و قمر بھی

دے ساتھ میرا دستِ دعا بھی تو کہاں تک
کام آئے مرے کچھ تو میرا دیدۂ تر بھی

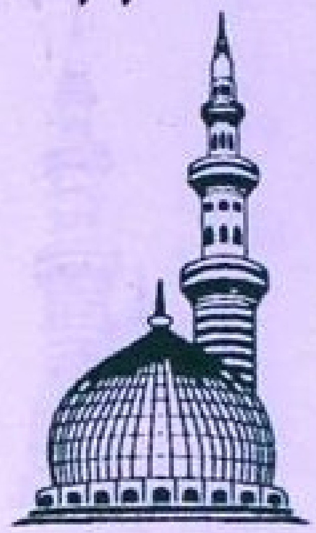
معلوم تو ہوگا تجھے اے راہِ مدینہ
ہے محوِ سفر مجھ سا کوئی خاک بسر بھی

میں بھی کبھی کرلوں ترے محبوب کا دیدار
یارب مری آنکھوں کو عطا کر یہ ہنر بھی

کیوں ربط نہ ہو چشمِ تصور کا نبیؐ سے
ہے دل میں محبت بھی، محبت میں اثر بھی

ہوں نعتِ نبیؐ لکھنے میں مصروف تو خاور
قرطاس و قلم پر ہے فرشتوں کی نظر بھی

—



روز و شب ابھرتی ہے اک صدا مدینے سے
سوئے خلد جاتا ہے راستہ مدینے سے

ہو گئی فضاؤں میں جیسے عطر افشانی
میرے شہر تک آئی جب ہوا مدینے سے

دوریٔ مدینہ اب حسرتِ مجسم ہے
رہ کے دور کیا جینا اے خدا مدینے سے

حسنِ دین و دنیا کا ایک رنگ پاؤ گے
اس جہانِ فانی کو دیکھنا مدینے سے

جیسے چھوڑ آئے ہوں جان و تن مدینے میں
گھر کو اپنے ہم واپس آئے کیا مدینے سے

اپنی اپنی قسمت ہے جس کو جو بھی مل جائے
کیا بتائیں ہم کس کو کیا ملا مدینے سے

روئے زیست کو خاور اس طرح نکھاریں گے
عکس لیں گے کعبے سے، آئینہ مدینے سے

—



جو چاہتا ہے کہ جینے کو اک سزا نہ کرے
بغیر عشق رسول خدا، جیا نہ کرے

مرے وطن کی فضا رشکِ خلد ہوکیسے
خدا ہوائے مدینہ اگر عطا نہ کرے

تمہاری یاد سے غفلت تو موت ہے آقا
تمہاری یاد سے غافل رہوں، خدا نہ کرے

میں آج بھی غمِ انساں سے بے خبر رہتا
جو آشنا مجھے محبوبِ کبریا نہ کرے

سرِ مدینہ پہنچنے میں ہو جسے جلدی
رہِ مدینہ تجھے کیوں وہ رہنما نہ کرے

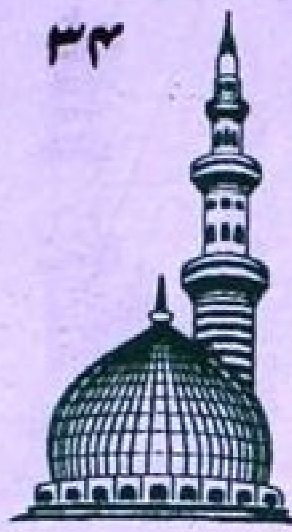


مرے خیال میں ایسی زباں زباں ہی نہیں
جو ان کے ذکر پر اپنے لئے دعا نہ کرے
درِ خدائے دو عالم کسی پہ کیسے کھلے
بنامِ شاہِ امم جب کوئی صدا نہ کرے
خدا کا قرب میسر ہو کیا اسے خاور
جو خوو کو واقفِ کردارِ مصطفیٰؐ نہ کرے

— —

ہم جہان گردوں کو یہ جہاں نہ راس آیا
کرکے دیکھنا ہے اب اک سفر مدینے کا

—



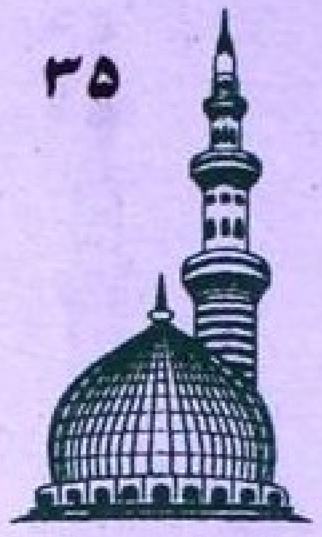
دنیا کے نہ دنیا کی یہ دولت کے لئے ہے
سینے میں تو دل ان کی محبت کے لئے ہے

پلکوں سے گرا ہے جو ابھی اشکِ ندامت
محفوظ یہی روزِ قیامت کے لئے ہے

تم راہِ مدینہ میں قدم رکھ کے تو دیکھو
یہ راہ تو دنیا کی قیادت کے لئے ہے

یہ نام محمدؐ کہ زمانے میں ہے یکتا
یہ نام تو ہونٹوں کی عبادت کے لئے ہے

جو جھوم کے اٹھا ہے سرِ ساحلِ بطحا
وہ ابرِ کرم بارشِ رحمت کے لئے ہے



اللہ کے احکام کا پابند ہے جو دل
اللہ کے محبوب کی قربت کے لئے ہے
فانوسِ زمانہ کو خبر کیجئے خاور
پروانۂ جاں شمعِ رسالتؐ کے لئے ہے

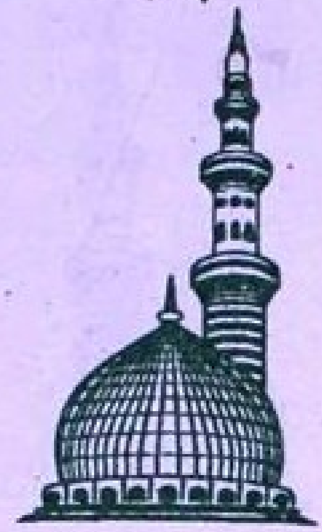
—

کیا ذروں میں گردشِ افلاک سے
مجھ کو نسبت ہے شہِ لولاکؐ سے

—

شوقِ طیبہ کچھ ایسا نقش ہے مرے دل پر
اک قدم ہے رستے میں اک قدم ہے منزل پر

—



ہے کون شاہِ ہر دوسرا آپؐ کی طرح؟
کوئی نہیں، حبیبِ خدا آپؐ کی طرح!

دینِ خدائے پاک کی پہچان بن گیا
دشتِ عرب میں غارِ حرا آپؐ کی طرح

اس واسطے حضور کو بعثت عطا ہوئی
دنیا میں کوئی اور نہ تھا آپؐ کی طرح

انسانیت کی راہ دکھانے کے باوجود
کوئی ہوا نہ راہ نما آپؐ کی طرح

ثابت ہوئی یہ بات بھی قرآن پاک سے
واجب نہیں کسی کی ثناء آپؐ کی طرح

کیسے کوئی اتارے دلوں میں خدا کی بات
اوروں کی خامشی نہ صدا آپؐ کی طرح

بندوں کا جو خدا کے رکھے اس طرح خیال
خاور ہے کون بعدِ خدا آپؐ کی طرح

—

جو مانوتا کا سورج ہے جو جیون کا اجیارا ہے
اسی کالی کملیؐ والے نے اس جگ کا روپ نکھارا ہے
میں دھول بنوں ان چرنوں کی وہ چرن جو سب سے اونچے ہیں
مرے ہونٹوں پر وہ نام رہے وہ نام جو سب سے پیارا ہے
مجھے پاس بلاؤ میرے نبیؐ میں برہا اگن میں جلتا ہوں
سانسیں اگنی کی لپٹیں ہیں، ہر دے جلتا انگارا ہے
ان تک میری بانی پہنچی اور وہ مرے دکھ میں کام آئے
اپنے من کی گہرائی سے جب میں نے انہیں پکارا ہے
ہر ایک سنگدھت پشپ لتا وارے خود کو ان چرنوں پر
جن چرنوں سے مہکا مہکا یہ جگ کا اپون سارا ہے



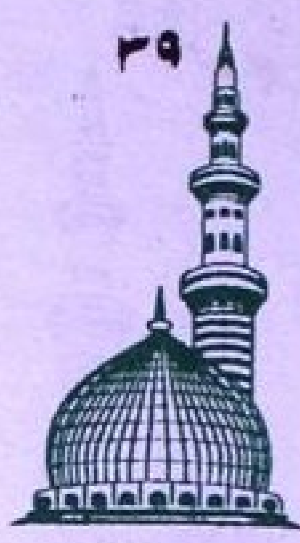
جس کے کارن سنسار بنا، یہ دھرتی نبی کا آکاش بنا
جو سب نبیوں سے اُتم ہے وہی انتِم نبیؐ ہمارا ہے
آکاش سے نیچی دھرتی بھی آکاش سے اونچی لگتی ہے
آنکھوں میں سمایا خاور کی جس دن سے نبیؐ کا دوارا ہے

—

اشعار

جو شخص ان کی طلب کے اثر میں رہتا ہے
وہ گھر میں رہتے ہوئے بھی سفر میں رہتا ہے
دماغ عرشِ معلی پہ کیوں نہ ہو میرا
رسولِؐ پاک کا روضہ نظر میں رہتا ہے

—



کیا خوب یہ فیضانِ رسولِؐ عربی ہے
جو سانس ہے سینے میں وہ مکی مدنی ہے
وہ سرورِ عالمؐ ہیں نوازیں گے مجھے بھی
ہر شخص کو دنیا میں یہی آس لگی ہے
یارب یونہی ضوبار رہے بزمِ جہاں میں
جو شمعِ خیالِ نبوی دل میں جلی ہے
دیدارِ مدینہ سے ہوں محروم تو خود میں
محسوس یہ ہوتا ہے کسی شے کی کمی ہے
منزل پہ نظر آتا ہے ہر راہرو اپنی
اس رہبرِ کامل کی عجب راہبری ہے
حاصل ہو مجھے ان کی شفاعت سرِ محشر
ہے دل میں تمنا مرے خاور تو یہی ہے

—



جب سے ہماری گنبدِ خضرا نظر میں ہے
ہر سو رسولِ پاکؐ کا جلوہ نظر میں ہے

خاور جو وہ پیمبرِؐ یکتا نظر میں ہے
دنیا کو کیا بتاؤں کہ کیا کیا نظر میں ہے

پیہم جو تیرا نام نہ لوں میں تو کیا کروں
آقائے دو جہاں تیری منشا نظر میں ہے

میں سرخرو ہوں عشقِ محمدؐ کے سامنے
دنیا کے ساتھ ساتھ ہی عقبیٰ نظر میں ہے

فیضانِ عشقِ احمدِؐ مختار مرحبا!
دل میں خیال اور سراپا نظر میں ہے

خاور اب اہتمامِ سفر فرض جانئے
طیبہ سے جو ملائے وہ رستہ نظر میں ہے

—



ہر انساں پر کھلا ہوا ہے جگ میں جن کا دوارا
من درپن میں دیکھ رہا ہوں انکا مکھڑا پیارا
اسی نبی کی امت ہیں ہم، اسی نبی کے پریمی
سب نبیوں سے اتم ہے جو سب نبیوں سے پیارا
جن کے کارن سبھا سجائی گئی ہے اس دنیا کی
ان کے ہی گن گائے نس دن جیون کا اکتارا
کیوں نا سیس جھکائے اس کے در پر ہر سنساری
جس نے دھرتی اور امبر پر پیار کا رنگ ابھارا
جس کا نام محمدؐ بھی قرآں میں اور احمدؐ بھی
جیون ساگر میں اپنی نیا کا کھیون ہارا
وہ جو خاور روشنیوں کا سوامی بن کر آیا
سبھی دشاؤں کو گھیرے ہے اس کے نور کا دھارا

—



نہ دنیا اس کی ہم سر ہے نہ جنت اس کی ہم سر ہے
مدینے کی زمیں کا ہر نظارہ روح پرور ہے

مہ و انجم کی حیرت کا ٹھکانہ ہی نہیں کوئی
خدائے دو جہاں کی راہ کا راہی سفر پر ہے

نظر اس کشمکش میں ہے درِ شاہ دو عالمؐ پر
یہ در ہے آپؐ کا یا جنت الفردوس کا در ہے

خدا کا شکر ہے' ہم امتی ہیں اس پیمبر کے
جو عرفانِ مجسم ہے' جو سچائی کا پیکر ہے

محمد مصطفیٰؐ کی یاد سے معمور دل کر لے
وہ جس کو فکرِ عقبیٰ ہے' وہ جس کو خوفِ محشر ہے

سرِ روز قیامت کام آئیں گی یہ تحریریں
وسیلہ بخششِ خاور کا ہر اک نعت خاور ہے

—



جو اپنی جان شہؐ دو جہاں کے نام کریں
نہ کیوں حیات کے لمحے انھیں سلام کریں

سجائیں سرمے کے مانند اپنی آنکھوں میں
ملے جو خاک مدینہ تو ہم یہ کام کریں

عطا ہوئے ہیں یونہی تو لب و زباں ہم کو
کہ ان کا ذکر کریں اور صبح و شام کریں

رسولؐ ، جن پہ خدا کا کلام اترا ہے
زہے نصیب کہ ہم سے وہی کلام کریں

کبھی تو ختم ہو یارب رہِ سفر اپنی
کبھی تو شہر محمدؐ میں ہم قیام کریں

ہر ایک غم کا مداوا یہ نام ہے لوگو!
چلو کہ ورد زباں مصطفےؐ کا نام کریں

جو لاکھ بار ہمیں زندگی ملے خاورؔ
تو لاکھ بار فدائے شہؐ انام کریں



آپ کے ہوتے ہم کو بھلا کیا کمی ۔ خاتمِ الانبیاء خاتمِ الانبیاء
آپ ہیں زندگی ۔ آپ ہیں بندگی خاتمِ الانبیاء۔ خاتمِ الانبیاء
کیا مقدر ہے اپنا بھی اے شاہ دیں ۔ آپؐ کے دین کی ہم کو دولت ملی
آپ جیسا بھلا کون ہوگا نبیؐ ۔ خاتمِ الانبیاء خاتمِ الانبیاء
میں مدینے ابھی تک گیا تو نہیں ، ہاں مگر آپؐ کے فیض سے روز و شب
ہے نظر میں مدینے کی اک اک گلی۔ خاتمِ الانبیاء۔ خاتمِ الانبیاء
کتنے پیغمبران خدا آئے ہیں رہنمائی کو انسانیت کی مگر
آپؐ کی رہبری ، آپؐ کی رہبری؛ خاتمِ الانبیاء خاتمِ الانبیاء
کار آمد ہے ہر دم جہاں کے لئے یہ سبق جو کہ موضوع قرآن ہے
رکھے انسان انسان سے دوستی خاتمِ الانبیاء خاتمِ الانبیاء
راہ سے اپنی بھٹکا ہے خاور اگر ۔ آپؐ نے ہی دکھائی ہے منزل اسے
پھر ضرورت پڑی ہے اسے آپؐ کی ۔ خاتمِ الانبیاء خاتمِ الانبیاء

ذکر آقاؐ لبوں پہ رہے گا
جس سے آباد یہ گھر رہے گا

سامنے میری آنکھوں کے ہر دم
ان کے روضے کا منظر رہے گا

جس کی نظروں میں ہے ارض طیبہ
گھر میں رہ کر سفر پر رہے گا

مجھ کو معلوم ہے عشق سرورؐ
زندگانی کا محور رہے گا

ہم مسلماں ہیں سو تاقیامت
لب پہ ذکر پیمبرؐ رہے گا

جس سے ہیں دین و دنیا عبارت
نقش وہ نام دل پہ رہے گا

راہ طیبہ میں ہر گام خاور
حوصلہ میرا رہبر رہے گا



شرمندۂ عصیاں بھی ہوں اور آنکھ بھی نم ہے
مجھ پر مرے اللہ کا کس درجہ کرم ہے

کرتا ہی رہوں گنبدِ خضراء کی زیارت
جب تک کہ مرے جسم میں جاں آنکھ میں دم ہے

تیرے ہی لئے خلق ہوا ہوگا یقیناً
اے لوحِ عقیدت جو یہ سجدے میں قلم ہے

قائم رہے مولا وہ مرا خوابِ مدینہ
جس سے مری ان جاگتی آنکھوں کا بھرم ہے

اب شہر مدینہ کی ہوا سے ہے مرا ربط
اب شہر مدینہ سے مرا فاصلہ کم ہے

معلوم ہے آقاؐ کو کہ پیشِ درِ آقا
یہ میری جبیں ہی نہیں دل بھی مرا خم ہے

یہ راہِ مدینہ بھی عجب راہ ہے خاور
جو رہروِ منزل ہے یہاں تیز قدم ہے

—



ذہن و دل پہ چھایا ہے وہ اثر مدینے کا
رات دن خیالوں میں، ہے سفر مدینے کا
نیند کی تو کیا کہئے، جاگتے میں بھی اکثر
خواب دیکھتا ہوں میں، رات بھر مدینے کا
رابطہ زباں کا جب، دل سے ہوگیا قائم
تذکرہ کیا میں نے، دربدر مدینے کا
میرے بھی مقدر میں اے مرے خدا لکھ دے
کوئی بام، کوئی در، کوئی گھر مدینے کا
عشقِ سرورِ کونین مجھ میں یوں سمایا ہے

جیسے ساتھ ہو کوئی راہبر مدینے کا

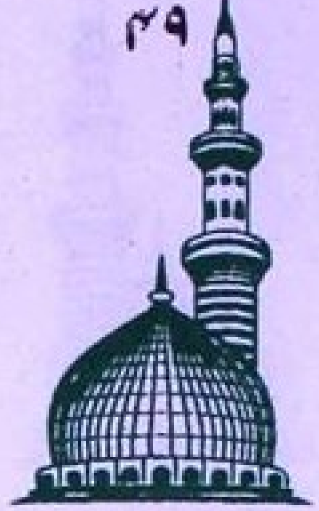
میری نعت گوئی نے فرض کردیا مجھ پر
کرنا چاہیے مجھ کو اب سفر مدینے کا

ذاکرانِ دوراں کو یہ بتایئے خاور
ذکر ہم بھی کرتے ہیں، ہاں مگر مدینے کا!

—

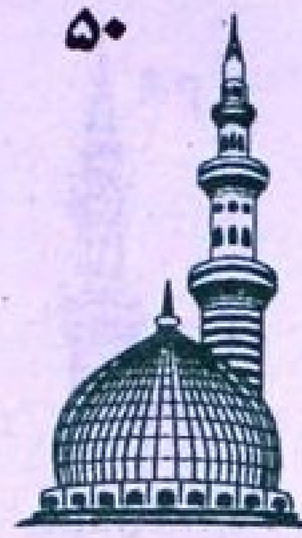
اہلِ دل کو نسبت ہے سرورِ دو عالمؐ سے
کیا الجھ رہی ہے تو گردشِ جہاں ہم سے

—



تصور میں محمد کا نگر ہے
یہ ہر لمحہ مدینے کا سفر ہے
کرم سرکارؐ کا ہے یوں مسلسل
کہ میں ہوں اور میری چشم تر ہے
تعلق ہے اثر کا شاہِ دیں سے
دعا میری دعائے معتبر ہے
خیالِ مصطفیٰؐ کا پوچھنا کیا
کہ اس کا سلسلہ تو سر بہ سر ہے
جسے کہئے غمِ عشقِ محمدؐ
خدا رکھے ہمارا چارہ گر ہے
میں خود سے اس قدر تو باخبر ہوں
کہ میرے حال کی ان کو خبر ہے
رہے تم کو سدا یہ دھیان خاور
کہ دنیا آخرت کی رہگذر ہے

--



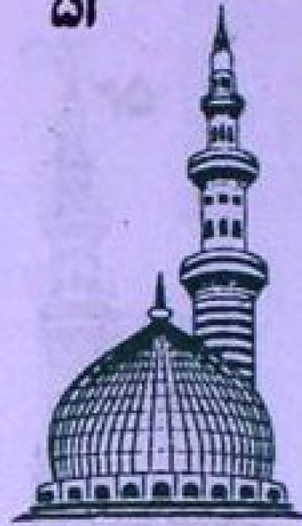
جہاں سے گنبدِ خضرا دکھائی دیتا ہے
وہاں سے آنکھ کو کیا کیا دکھائی دیتا ہے

خدا بھی اس کا محب اور انبیا بھی تمام
وہ اک رسولؐ جو یکتا دکھائی دیتا ہے

ہے برقرار توازن جو دین و دنیا میں
یہ راستہ تو نبیؐ کا دکھائی دیتا ہے

نہ پوچھ خواہشِ دیدارِ مصطفیٰؐ کا صلہ
ہر ایک سمت اجالا دکھائی دیتا ہے

نبیؐ کا ذکر کرو دوستو کہ مدت سے
جہانِ دل میں اندھیرا دکھائی دیتا ہے



خدا کے ساتھ محمدؐ کو ماننے والا
ہر ایک حال میں اپنا دکھائی دیتا ہے
درِ رسول وہ در ہے جہاں سے اے خاور
خدائے پاک کا جلوہ دکھائی دیتا ہے

--

قطعہ

رات دن اس شخص پر ربِ جلیل
رحمتوں کے اپنی برساتا ہے پھول
خوش نصیبی اس کی دیکھا چاہیے
آگیا جو زیرِ دامانِ رسولؐ

--

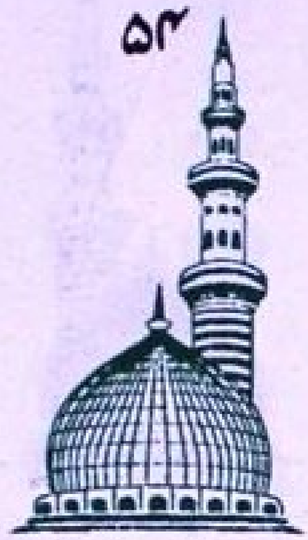
دل میں جو یادِ شہرِ ابرارؐ ہے
زندگی کا راستہ ہموار ہے
چاند، تارے، مہر، غنچے، برگ و گل
سب میں شامل آپؐ کا دیدار ہے
اب تجھے کیا فکر اے پائے سفر
سامنے وہ روضۂ سرکارؐ ہے
ہے ضروری اب مدینے کا سفر
زندگی کو ہم سفر درکار ہے
عشقِ شاہِ انبیاء ہے رہنما
سہل ہر اک جادۂ دشوار ہے
مطمئن ہوں بار پائے ہی بغیر
آپؐ کا دربار کیا دربار ہے
ہے طلب دل میں زیارت کی مگر
آپؐ کا خاور بہت نادار ہے

--



مرے سفر کے ارادے پہ کیا کرشمہ ہے
کہ وہ دیار یہاں سے دکھائی دیتا ہے
عطا ہوا ہے شرف اپنی رہنمائی کا
کہ میرا راستہ شہرِ نبیؐ کا رستہ ہے
سوائے ان کے، کسی کو کہاں خبر ہوگی
کہ ان کی یاد میں پیہم یہ دل دھڑکتا ہے
قدم یہ کس کے لئے بڑھ کے راہِ منزل نے؟
سفر پہ کون یہ طیبہ کے گھر سے نکلا ہے؟
یہ بات جان لے اے ابرِ یثرب و بطحا!
کہ میرے شہر پر اب کے تجھے برسنا ہے
نہ کیوں مجھے مری دنیا دکھائی دے جنت
نظر کے سامنے میرے نبیؐ کا روضہ ہے
مجھے وہ دیکھ کے خاور ہے کس قدر حیراں
کہ جس نے خود وہاں جا کر وہ شہر دیکھا ہے

—



خیالِ سیرتِ پاکِ نبیؐ ہے
نظر میں روشنی ہی روشنی ہے
غمِ عشقِ محمدؐ اللہ اللہ
دو عالم کی خوشی حاصل ہوئی ہے
حقیقت سے رہو آگاہ ان کی
حقیقت میں یہی خود آگہی ہے
بتائیں کیا رہ طیبہ کا اعزاز
ندی جاکر سمندر سے ملی ہے
محمدؐ کی محبت ہو تو خاور
محبت زندگی ہی زندگی ہے

--



میرے معبود مجھے شوق سفر کا ہوجائے
اور مری منزلِ مقصود مدینہ ہوجائے
کی ہو نیکی کوئی میں نے تو صلے میں یارب
ایک پل گنبدِ خضریٰ کا نظارہ ہوجائے
ہو مدینے کی زمیں اور مرا دم نکلے
زندہ ہوجاؤں جو تقدیر سے ایسا ہوجائے
کیا عجب ہے کہ یہ کچھ لفظ مرے کام آجائیں
نعت احمدؐ مری بخشش کا سہارا ہوجائے
باوضو رہنا کہ معلوم نہیں کب خاور
شہر محبوبؐ خدا کو ترا جانا ہوجائے

--



نگاہوں میں یہ کس کا آستاں ہے
کہ گھر ہم رنگِ فردوس و جناں ہے
ارادہ اور مدینے کا ارادہ!
ہر اک دل کے لئے آساں کہاں ہے
نہ کیوں ہو آسماں کو فخر خود پر
گزر گاہِ رسولؐ دو جہاں ہے
مسافر ہم تو ہیں طیبہ نگر کے
ہمیں تو دھوپ بھی یاں سائباں ہے
اگر سرکارؐ ہم پر مہرباں ہیں
تو یہ سمجھو خدا خود مہرباں ہے
رسولِؐ پاک کا ہر لفظ خاور
حقیقت یہ ہے، آئینِ جہاں ہے

--



جو زندگی کے سفر میں نبیؐ کا دھیان رہے
تو ہر بلائے سرِ راہ سے امان رہے

جب ان کے نام پہ کھولے ہیں بادباں ہم نے
تو کشتیوں پہ خدا کیوں نہ مہربان رہے

رہے کہاں کوئی دشوار دشتِ جاں کا سفر
جو سر پہ ابرِ مدینہ کا سائبان رہے

خیال میں بھی نہ آئیں بلندیاں جن کی
نبیؐ کے پاؤں کے نیچے وہ آسمان رہے

یہ ان سے دور مری زندگی کا عالم ہے
چراغ جیسے ہواؤں کے درمیان رہے

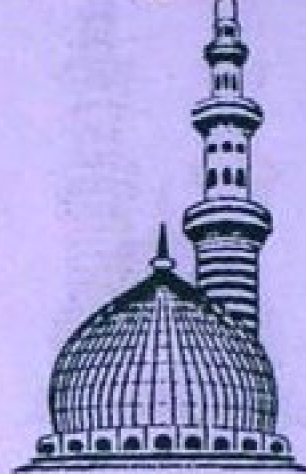
انھیں کے نام کا اعجاز ہے کہ آج تلک
ہم اس زمین پہ رہ کر بھی آسمان رہے
دیا گیا ہے مجھے دل اسی لئے خاور
کہ ان کے نور سے معمور یہ مکان رہے

--

قطعہ

جو رہنما ہے سارے زمانے کے واسطے
وہ ذات بس نبیٔ مکرمؐ کی ذات ہے
یوں تو رسول اور بھی آئے جہان میں
لیکن مرے حضورؐ کی کچھ اور بات ہے

--



اے نبیؐ میں بھی تیرا گنبدِ خضرا چوموں
یعنی آنکھوں سے وہ پردہ نما جلوہ چوموں
یہی مقصد ہے مرا نام نبیؐ لکھنے کا
کبھی کاغذ تو کبھی میں قلم اپنا چوموں
اے کہ افلاک کے رستوں سے گزرنے والے
میں ترے نقشِ قدم زینہ بہ زینہ چوموں
جو بتاتے ہیں مجھے شہرِ محمدؐ کا پتہ
کیوں نہ میں راہ کے وہ نقشِ کفِ پا چوموں
یہ بتا ان کے تصور سرِ ہستی مجھ کو
عکس چوموں کہ میں یہ آئینہ خانہ چوموں

گھر سے نکلا بھی نہیں اور یہ آتا ہے خیال
کہ میں ہر ذرۂ رہ تا بہ مدینہ چوموں
ہے یہ آئینِ محبت کا تقاضا خاور
کہ خیالوں میں مسلسل درِ آقاؐ چوموں

--

قطعہ

آئے گا دوسرا نہ نبی بعد آپؐ کے
دنیا کے واسطے یہ پیامِ رسول ہے
قرآں گواہ ہے سرِ تاریخ انبیاء
جو نام آخری ہے وہ نامِ رسولؐ ہے

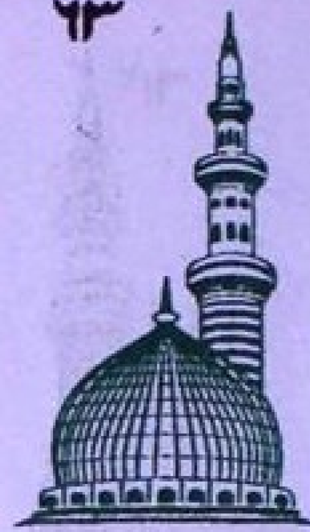
--



محبت کا یہ کیسا معجزہ ہے
کہ دل ہے اور خیالِ مصطفیٰ ہے
جو ان کے راستے پر چل رہا ہے
سفر ہی اس کی منزل کا پتا ہے
خیالِ روئے زیبائے محمدؐ
نگاہوں میں اجالا کررہا ہے
دو عالم میں اسی نورِ ازل سے
ابد تک روشنی کا سلسلہ ہے
مدینے کی ہوائیں آرہی ہیں
کوئی مجھ کو صدائیں دے رہا ہے
سبھی اچھے ہیں ان کے نام خاور
کہ ہر اک نام اس دل پر لکھا ہے

--

انسان کی انسان کو تلقین یہی ہے
اللہ کا دیں، دینِ رسولِؐ عربی ہے
آئی ہیں بہت یاد مدینے کی فضائیں
خوشبو کبھی ایسی بھی ہواؤں میں رچی ہے
کافی ہے مجھے یاد رسولِ عربیؐ کی
اس یاد کے ہوتے مجھے کس شے کی کمی ہے
غافل ہے بہت رمز غلامئ نبیؐ سے
دنیا میں اگر کوئی کمی ہے تو یہی ہے
ابھری تھی کبھی غارِ حرا سے جو جہاں میں
آواز یہ ہر سمت وہی گونج رہی ہے



سرکارؐ کا دربار کہاں اور کہاں میں
رستہ یہ صبا آج کدھر بھول پڑی ہے
سرکارِ مدینہ کی تو کیا بات ہے خاور
جو اُن کا ہے، اس کی بھی یہاں بات بڑی ہے

—

قطعہ

کرنے فصیلِ ظلمتِ باطل کو پاش پاش
میرے حضورؐ آئے تھے بن کے حرا کا نور
صد شکر آج دینِ مکمل کی شکل میں
پھیلا ہوا ہے دونوں جہاں میں خدا کا نور

—



اک بار بنا لیجئے مہمانِ مدینہ
سلطانِ مدینہ مرے سلطانِ مدینہ

آنکھوں کو کوئی غم ہے تو دوریٔ نبی کا
دل میں کوئی ارماں ہے تو ارمانِ مدینہ

اللہ رے اک گوشۂ شہرِ شہہِ بطحا
حاصل ہے مجھے تختِ سلیمانِ مدینہ

کچھ اور ہی شئے عشقِ رسولؐ عربی ہے
ہیں یوں تو دو عالم بھی، مگر شانِ مدینہ!

انساں سے محبت کا سبب پوچھنے والے
ہیں دل میں مرے صاحبِ قرآنِ مدینہ

کچھ وہ بھی ہیں خاور جنہیں رستہ نہیں ملتا
ہر ایک مسافر نہیں شایانِ مدینہ

—



جو لوگ رتبۂ شہرِ رسولؐ جانتے ہیں
خیال میں بھی وہ رستے کی خاک چھانتے ہیں
وہ دور رہ کے بھی رہتے نہیں ہیں دور ان سے
جو رازِ قربِ رسالتمابؐ جانتے ہیں
یہی یقیں مرا سرمایۂ دل و جاں ہے
کہ اپنا امتی سرکارؐ مجھ کو مانتے ہیں
نجاتِ اہلِ زمانہ کا ہیں سبب سرکارؐ
یہ بات اہلِ زمانہ بھی خوب جانتے ہیں
ہوا ہے آپ کا ادراک کیا کہ لگتا ہے

بہت قریب سے ہم اپنے رب کو جانتے ہیں
مسافرانِ مدینہ یہاں نہ ٹھہریں گے
شجر یہ راہِ مدینہ کے خوب جانتے ہیں
مرے حضورؐ سا خاور نہیں کوئی رہبر
تمام اہلِ زمانہ یہ بات مانتے ہیں

--

رباعی قطعہ

حق راہ دکھاتی ہے عقیدت ان کی
منزل سے ملاتی ہے قیادت ان کی
حاصل ہے مجھے قربِ خدا اے خاور
کیا چیز ہے مت پوچھو محبت ان کی

--

بعد از خدا بزرگ جو ہیں کائنات میں
کیا خوب چل رہے ہیں قلم ان کی نعت میں
طیبہ کے میرے گھر سے سبھی فاصلے مٹے
کس نے یہ میرا ہات لیا اپنے ہات میں
اچھائیاں ہوں دہر کی یا آخرت کا حسن
سب کچھ تمہیں ملے گا اسی ایک ذات میں
محبوبِ کبریا کی توجہ کی دین ہے
یہ انقلاب نوعِ بشر کی حیات میں
خاور کی زندگی کے سنورنے کی بات ہے
آقا تمہاری اک نگہِ التفات میں

--



سرکارؐ کی امت ہے قیامت کی گھڑی ہے
ہونی تھی جو لب پر مرے، فریاد وہی ہے
اللہ بچانا تو مجھے بغض و حسد سے
یہ مسلکِ سرکارِ مدینہ کی نفی ہے
اسوہ ہے تو ہے اسوۂ سرکارِ دو عالم
ہے دین تو وہ دینِ رسولِ عربیؐ ہے
محبوبِ خدا سرورِ عالم جسے کہیے
وہ میرا نبیؐ میرا نبیؐ میرا نبیؐ ہے
اللہ سے اللہ کے بندوں سے محبت
لوگو میرے سرکارؐ کی تعلیم یہی ہے



لکھی ہے قلم نے جو مرے نعت نبیؐ کی
بن کر وہ زمانے میں صدا گونج رہی ہے
اس بات میں خاور کوئی کیا فرق کرے گا
قرآن کا نسخہ ہے کہ توصیفِ نبیؐ ہے

رباعی

رقصاں تھے بہ ہر سمت ستم کے سائے
اور کفر و ضلالت کے تھے بادل چھائے
یکبارگی دنیا میں اجالا پھیلا
جب مشعلِ دیں لے کے محمدؐ آئے

--



لکھا ہوا ہے لوحِ دل و جاں پر ان کا نام
جز ان کی یاد کے ہمیں کیا اور کوئی کام

رشکِ مسیح و خضر بنائے گئے ہیں آپؐ
اک چشمِ جاں نواز ادھر بھی شہہِ انامؐ

صدیوں سے کررہا ہے منور جہان کو
وہ زینتِ حیات، عرب کا مہہِ تمام

ہم ایسے عاصیوں پہ بھی ہر دم ہے مہرباں
وہ مالکِ زمان و مکاں، وہ فلک مقام

نوعِ بشر پہ سایۂ محبوبِ رب رہے
میرا ہر ایک اشک غمِ زندگی کے نام

محسوس ہورہا ہے بہ یادِ رسولؐ پاک
خاور ہمارا جیسے مدینے میں ہو قیام

--

طیبہ سے گھر کی جانب واپس تو چل دیا ہوں
کس بے بسی سے لیکن، مڑ مڑ کے دیکھتا ہوں

جی چاہتا ہے میرا، بس سوچتا رہوں میں
آقاؐ تمہاری بابت میں جب بھی سوچتا ہوں

اے آفتابِ محشر، تجھ کو خبر نہیں کیا
میں دامنِ نبیؐ کے سائے میں آگیا ہوں

آنکھوں کے واسطے ہے، ہر چہرہ آشنا سا
طیبہ سے آنے والو، تم سے کہیں ملا ہوں

میں امتی ہوں جن کا، خاور وہ جانتے ہیں
کیا میری آرزو ہے، کیا ان سے چاہتا ہوں

—



کل بھی تھی، آج بھی ضروری ہے
آپ کی رہبری ضروری ہے

اے مدینے کے عازمینِ سفر
عشق کی روشنی ضروری ہے

سیرتِ پاکؐ پر نظر ڈالو
نعت میں سادگی ضروری ہے

اک وسیلہ ہے ذکر آقاؐ کا
نعتیہ شاعری ضروری ہے

بات بنتی نہیں ہے باتوں سے
حسنِ کردار بھی ضروری ہے

ورنہ بے کار ہے یہ آئینہ
دل میں عکسِ نبیؐ ضروری ہے



زندگی، زندگی نہیں رہتی
آپؐ کی پیروی ضروری ہے
دکھ میں آقاؐ کو اپنے یاد کروں
خاور اتنی خوشی ضروری ہے

—

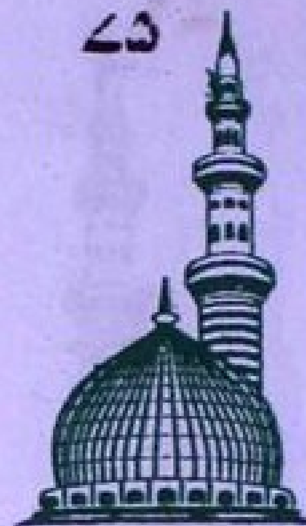
رباعی

رہنے کی مدینے میں اجازت مانگے
اور گنبدِ خضریٰ کی زیارت مانگے
خاور جسے مل جائیں یہ دونوں چیزیں
اللہ سے وہ کس لئے جنت مانگے

—



دل میں بسا کے دیکھ محبت رسولؐ کی
ہر ہر نفس سے آئے گی نکہت رسولؐ کی
دونوں جہاں میں جس نے کیا سرخرو ہمیں
وہ دیں ہمیں ملا ہے بدولت رسولؐ کی
انسانیت کے باب میں سوچے عمل کرے
ہے آدمی پہ فرض یہ سنت رسولؐ کی
ہم کو تو آندھیوں نے بھی دی ہے یہی نوید
روشن رہے گی شمع ہدایت رسولؐ کی
نام رسول پر نہ دھڑکتا یہ دل میرا
حاصل مجھے نہ ہو جو محبت رسولؐ کی
سارے جہان ہی کو نوازا ہے آپ نے

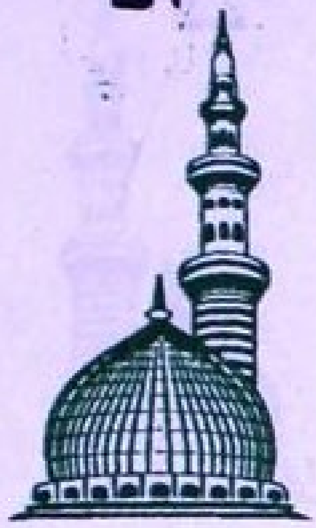


ہم پر ہی اک نہیں ہے عنایت رسولؐ کی
کیا دور ہے کہ قافلہ اہل دہر کو
ہر لمحہ چاہئے ہے قیادت رسولؐ کی
خاور وہ وقت عرصہ محشر کہیں جسے
ہر شخص کے لئے ہے عدالت رسولؐ کی

—

اتنی تو رہے دل میں تمنائے مدینہ
جب آنکھ اٹھاؤں تو نظر آئے مدینہ

—



ہمیں کیا، اس کا شاہد ہے خدا تک
کہ دنیا ہے محمدؐ سے وفا تک
وہاں نامِ محمد لے کے دیکھو
جہاں ناکام ہوجائے دعا تک
ازل سے تا ابد کی وسعتوں کا
ہر ایک جلوہ ہے شاہِ دوسرا تک
مری بھی ہو ہی جائے گی رسائی
زیارت گاہِ محبوبِ خدا تک
وہی اک سلسلہ پھیلا ہوا ہے
مدینے سے نواحِ کربلا تک



بہت ہیں اہل قامت یوں تو لیکن
محمدؐ مالک قدر و قضا تک
میں ان کا اور ان سے دور خاور
حضوری کے لئے باد صبا تک!

—

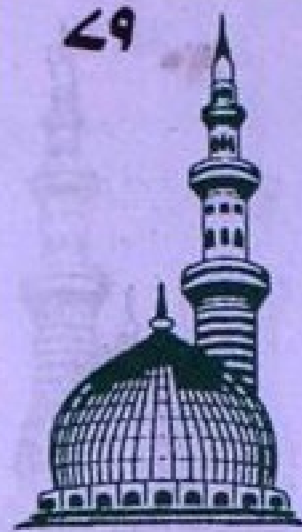
رباعی

تاریکی و ظلمت میں ضیا کیا کہنا
ہر شخص کا وہ راہ نما کیا کہنا
بھیجا گیا دنیا میں محمدؐ سا رسول
بندوں پہ یہ احسانِ خدا کیا کہنا

—



بھیجوں درود کیوں نہ میں شاہِ انامؐ پر
قائم ہوا ہے میرا وطن ان کے نام پر
ان کے علاوہ وقت ہے کس کی گرفت میں
حاوی ہے ان کا نام ہی ان صبح و شام پر
کب سے اسیر گردشِ لیل و نہار ہوں
آقاؐ کوئی تو چشمِ توجہ غلام پر
دیدارِ مصطفیؐ کے لئے ہیں سفر میں ہم
رشک آرہا ہے ہم کو خود اپنے خرام پر
ان اہلِ کاروانِ رہِ مصطفےٰؐ کی خیر
روشن جو کررہے ہیں دیئے گام گام پر



قرآں کا حرف حرف عبارت ہے آپ سے
آئے نہ کیوں یقین خدا کے کلام پر
خاور وہ آرزوئیں تو پائندہ ہوگئیں
قربان ہوگئیں جو محمدؐ کے نام پر

--

اشعار

اب میں ہوں اور گنبد خضریٰ ہے سامنے
جو چاہتا تھا دل وہ نظارہ ہے سامنے
اس سمت صرف ہاتھ بڑھانے کی دیر ہے
دامان مصطفیٰؐ کا سہارا ہے سامنے

--



فخرِ نوعِ انساں ہیں، رحمت مجسم ہیں
نام جن کا احمدؐ ہے سرورِ دو عالم ہیں
گمرہانِ منزل کو گر شعور آئے تو
آپ کے اشارے ہی رہبری کو کیا کم ہیں
ہم کو اپنی عظمت کا خود ہی کچھ نہیں احساس
وہ کل بھی ہم ہی تھے، آج بھی ہمیں ہم ہیں
سلسلے تصور کے مل رہے ہیں طیبہ سے
جو کبھی زیادہ تھے اب وہ فاصلے کم ہیں
سطوتِ جم و کسریٰ ان کی ایک ٹھوکر میں
جن کو خاور اس در کے آسرے فراہم ہیں

—

کہہ دو یہ زمانے سے الجھے نہ کبھی ہم سے
نسبت ہے ہمیں خاور سرکارِ دو عالمؐ سے

جو بات کہ ہم اب تک، ہونٹوں سے نہ کہہ پائے
سوچا ہے کہی جائے وہ دیدۂ پرنم سے

منزل پہ پہنچ کر جو ہے اتنی خوشی حاصل
یہ کارواں گزرا ہے، شاید کہ رہِ غم سے

یا عشقِ محمدؐ تھا، یا اب غمِ دنیا ہے
جو بیش نظر آئے، آتے ہیں نظر کم سے

مرنا ہے کہ جینا ہے، دنیا ہے کہ عقبیٰ ہے
کرتا ہے جدا خاور، یہ کون ہمیں ہم سے

--



لکھ کر خدائے پاک میں تیرے نبیؐ کا نام
کرتا رہوں بلند یونہی روشنی کا نام
آگاہ ان سے کون نہیں دو جہان میں
وہ جن کی ذاتِ پاک ہے خود آگہی کا نام
انسانیت کی راہ میں ہے سایۂ کرم
اے آخری رسولؐ تیری رہ بری کا نام
یہ نام کائنات عبارت ہے آپؐ سے
یہ نام دو جہاں ہے فقط آپؐ ہی کا نام
خاور بہ وقتِ رنج و الم کیوں ہو غم زدہ
نامِ رسولؐ جس کے لئے ہے خوشی کا نام

--

جو عشقِ محمدؐ میں خود سے ہوا بے گانہ
اس جیسا زمانے میں کوئی نہیں فرزانہ

کرتا ہے منور وہ دنیا کی فضاؤں کو
اے شمعِ رخِ احمدؐ ہے تیرا جو پروانہ

اک جلوۂ احمدؐ ہی کافی ہے تصور میں
کیا دل کو لبھائے گا دنیا کا پری خانہ

فیضانِ محمدؐ سے اللہ کا گھر ٹھہرا
ورنہ تو یہی کعبہ اک روز تھا بت خانہ

ہم ان کی محبت کا احسان سمجھتے ہیں
چھلکا ہے سرِ محفل آنکھوں کا جو پیمانہ

اب مجھ میں سما بھی جا اے عشقِ شہہِ بطحا
اب دل میں اتر بھی آ اے جلوۂ جانانہ
کچھ مل ہی گیا خاور اس در سے میرے دل کو
کام آہی گیا آخر یہ رنگ فقیرانہ

—

ہوش کر کوئے شاہِ عرب ہے
اے نظر یہ مقامِ ادب ہے

بول اس کے کلامِ الٰہی
جس پیمبر کا امی لقب ہے

جتنی روشن ہے خاکِ مدینہ
نور اتنا ستاروں میں کب ہے

ہوں اک ادنیٰ غلام شہِ دیںؐ
بس یہی میرا نام و نسب ہے

واقفِ حالِ غم ہیں وہ خاور
کیوں پریشان تو بے سبب ہے

—

حصولِ مدعا ہے اور میں ہوں
خیالِ مصطفیؐ ہے اور میں ہوں

نبیؐ کے عشق کا حاصل نہ پوچھو
دلِ درد آشنا ہے اور میں ہوں

یہ اعجازِ تصور اللہ اللہ
مدینے کی فضا ہے اور میں ہوں

نگاہِ لطف اے لطفِ مجسم
زمانے کی جفا ہے اور میں ہوں

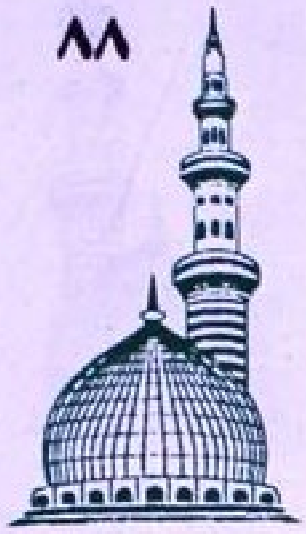
مجھے کیا خوفِ روزِ حشر خاور
کہ ان کا آسرا ہے اور میں ہوں

—



یہ طیبہ کے سفر ہی کا کرم ہے
کہ میرا راستہ بے پیچ و خم ہے
یہی کام آئے گی روزِ قیامت
ندامت سے جو اپنی آنکھ نم ہے
بجز نعتِ نبیؐ کیا اور لکھنا
یہی تحریر اعزازِ قلم ہے
برائے دشمنانِ دینِ احمدؐ
میرا ہر لفظ شمشیرِ دو دم ہے
سخاوت سے کھلا ہم پر یہ ان کی
کہ اپنی وسعتِ دامن ہی کم ہے
نہ چھوڑوں گا رہِ سرکارؐ خاور
مجھے اپنی محبت کی قسم ہے

--



دل پر جو مرے نام محمدؐ کا رقم ہے
جینا بھی اہم ہے مرا مرنا بھی اہم ہے

میں تپتا ہوا دشت ہوں اے ساقیِ کوثرؐ
تو ابرِ کرم، ابرِ کرم، ابرِ کرم ہے

میں گھر سے مدینے کی طلب لے کے چلا ہوں
کیا خوب سفر کا مجھے سامان بہم ہے

اتنا بھی نہیں دور دیارِ شہِ بطحاؐ
گر دل میں لگن ہو تو یہی چند قدم ہے

کیوں دولتِ کونین کی مجھ کو ہو تمنا
دامن میں مرے خاکِ مدینہ ہے، یہ کم ہے!

ہے ان کے غلاموں میں مرا نام جو خاور
آقاؐ کی نوازش ہے، عنایت ہے، کرم ہے

--



درِ حضورؐ پہ پہنچیں انہیں سلام کریں
اسی طرح سفرِ زندگی تمام کریں
شرف ملا ہے ہمیں آپؐ کی غلامی کا
ہمارا فرض ہے ہم اپنا احترام کریں
چلے ہیں گھر سے جو طیبہ کی آرزو لے کر
وہ راستے میں بھلا کس طرح قیام کریں
بغیر زادِ سفر ہم تو اس نگر کو چلے
جو اہتمام کے قائل ہیں، اہتمام کریں
رہِ حیات میں روشن ہیں آج بھی خاور
وہ نقشِ پا کہ ستارے جنہیں سلام کریں

--



وہ اک نبیؐ کہ زمیں پر خدا کا تھا سایہ
غموں کی دھوپ میں سب کے لئے بنا سایہ

مسافرانِ مدینہ جو ایک پل ٹھہریں
دعائیں دے شجرِ راہ کا گھنا سایہ

تو ماہتابِ عرب ہے تو آفتابِ عجم
سوائے نور نہیں اور کچھ ترا سایہ

سلام ساحلِ بطحا کے ابرِ رحمت پر
اٹھا جو ساتھ لئے رنگ و بو، ہوا سایہ

رہِ طلب میں زباں پر رہا جو نامِ رسولؐ
قدم قدم پہ بنی رحمتِ خدا سایہ



حضورؐ لطف و عطا کی ادھر بھی کوئی کرن
بہت دنوں سے جدا مجھ سے ہے مرا سایہ

وہ ذاتِ پاکؐ ہے سرچشمۂ عطا و سخا
جہان بھر پہ ہے خاور حضورؐ کا سایہ

—



باعث دینِ خدا وجہِ وجودِ کائنات
مرحبا اے شاہِ بطحیٰ آپؐ کی ذات و صفات
میں اکیلا گھر سے کب نکلا ہوں طیبہ کے لئے
شاہِ طیبہ کی محبت رہنمائی کو ہے ساتھ
اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کرم اللہ کا
شہرِ آقاؐ میں ہوئی ہے ختم یہ میری حیات
ہم گنہگارانِ امت پر خدا کا ہے کرم
عرصۂ محشر میں آقاؐ کی نگاہِ التفات
دولتِ کون و مکاں نظروں میں جچتی ہی نہیں
دولتِ عشقِ نبیؐ آئی ہے جب سے میرے ہاتھ



نورِ روئے مصطفیٰ دل میں ہوا کیا جاگزیں
سامنے رہتا ہے ہر دم آئینہ شش جہات

دو جہاں میں خاور ان کی سیرت و کردار سے
زندگی کی بے ثباتی کو ہوا حاصل ثبات

--

دیدہ و دل آئینہ کرتے رہو
ذکرِ شاہ دوسرا کرتے رہو
دین و دنیا کا بھلا کرتے رہو
شاہِ بطحا کا کہا کرتے رہو
حق شناسی کا تقاضا ہے یہی
پیرویٔ مصطفیٰؐ کرتے رہو

—



نعتِ سرکارؐ جو کاغذ پہ لکھی جاتی ہے
پڑھنے والے سے کبھی اور سنی جاتی ہے

ہم سے خواہش زدگاں پر بھی کرم اے آقاؐ
زیست بارِ غمِ دنیا سے دبی جاتی ہے

اے خدا ذکرِ محمدؐ کی عطا کر توفیق
میرے سینے میں مری سانس رکی جاتی ہے

اب ضروری ہے کرم ابرِ مدینہ مجھ پر
صرصرِ غم سے مری خاک اڑی جاتی ہے

اے زباں شہرِ رسولؐ عربی چلتے ہیں
بات سنتے ہیں وہاں سب کی سنی جاتی ہے

خاور اس شہر میں یہ بات انوکھی دیکھی
ہر گلی جانبِ دربارِ نبیؐ جاتی ہے

—



دنیا میں کوئی کام ہم اچھا اگر کریں
اپنی دعا ہے آپ ہی کے نام پر کریں

خواب و خیال سے بھی کبھی کام لیں یہ لوگ
میری طرح بھی سوئے مدینہ سفر کریں

آئینہ دارِ عشقِ رسولؐ خدا ہیں وہ
اشعارِ نعتِ پاک جو دل پر اثر کریں

ٹھہرائے جائیں کیوں نہ وہ سردارِ انبیاء
انسان کی حیات کو جو معتبر کریں

جنت کی آرزو میں گزرتی ہے جن کی زیست
اک لمحہ کاش شہرِ نبی میں بسر کریں

اے اشک آج ہم پہ ندامت ہے مہرباں
اے اشک آ کہ اشک سے تجھ کو گہر کریں
یہ امتی، رسولؐ خدا کے یہ امتی
خاور کبھی تو حال پر اپنے نظر کریں

—

دل میں ایمان کی کلیاں سی چٹک اٹھی ہیں
بارہا یوں بھی مدینے کی ہوا آئی ہے

—



حاصل ہوا نبیوں میں کہاں اور کسی کو
اللہ سے رتبہ جو ملا میرے نبیؐ کو
اے حسنِ طلب ساتھ نہ تو چھوڑنا میرا
وہ شہرِ مدینہ میں بلاتے ہیں سبھی کو
اے قافلۂ شوق گزر جا مرے دل سے
یہ راہ ہی جاتی ہے فقط کوئے نبیؐ کو
ہاں مجھ کو میسر ہے غمِ عشقِ محمدؐ
ہاں دل پہ مرے ناز ہے ہر ایک خوشی کو
گلزارِ مدینہ میں پہنچنا ہی تھا اک روز
کھلنا ہی تھا اک روز مرے دل کی کلی کو

ہوتے ہوئے دنیا میں دیارِ شہِؐ دیں کے
محسوس کرے کیا کوئی جنت کی کمی کو
دیکھے ہیں بہت خوابِ مدینہ یہاں خاور
بھائے نہ مرے گھر کی فضا کیوں مرے جی کو

--



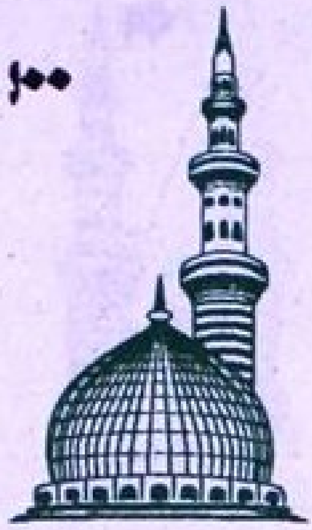
جو چاہتا ہے کہ جینے کو اک سزا نہ کرے
بغیر عشقِ رسولؐ خدا جیا نہ کرے

سرِ مدینہ پہنچنے کی ہو جسے جلدی
رہِ مدینہ تجھے کیوں وہ رہنما نہ کرے

مری نگاہ میں ایسی زباں، زباں ہی نہیں
جو ان کے ذکر پر اپنے لئے دعا نہ کرے

درِ خدائے دو عالم کسی پہ کیسے کھلے
بنامِ شاہِ اممؐ جب کوئی صدا نہ کرے

جسے نہ اپنی فضائے وطن کی ہو پروا
خدا ہوائے مدینہ اسے عطا نہ کرے



زمانہ عظمتِ انساں سے بے خبر رہتا
جو آشنا اسے پیغمبرؐ خدا نہ کرے
تمہاری یاد سے غفلت تو موت ہے آقاؐ
تمہاری یاد سے غافل رہوں، خدا نہ کرے
خدا کا قرب میسر ہو گیا اسے خاور
جو خود کو واقفِ کردارِ مصطفیٰؐ نہ کرے



اب تک جو میں طیبہ کی فضا تک نہیں پہنچا
شاید کہ اثر دستِ دعا تک نہیں پہنچا

ممکن ہے غمِ عشقِ محمدؐ سے ہو محروم
وہ بندہ خدا کا جو خدا تک نہیں پہنچا

یہ سنتِ سرکارِؐ دو عالم ہے کہ لب تک
دنیا کی جفاؤں کا گلہ تک نہیں پہنچا

سب مجھ پہ مرے اشکِ ندامت کا کرم ہے
جو اپنے گناہوں کی سزا تک نہیں پہنچا

کیا کیا نہ شکایت ہے مجھے بادِ صبا سے
جھونکا جو کوئی میری نوا تک نہیں پہنچا

ہے دور بہت نعتِ رسولؐ عربی سے
جو حرف مری فکرِ رسا تک نہیں پہنچا

کیا راہ دکھائے گا وہ رہبر ہمیں خاور
جو آپؐ کے نقشِ کفِ پا تک نہیں پہنچا

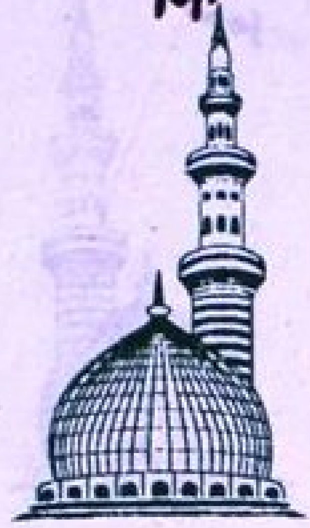
—

کالی کملی والے کے، گیسوئے معنبر کی، یاد آج کیا آئی
زندگی کے شانوں پر، زلفِ وقت لہرائی، جھوم کر گھٹا چھائی
یوں تو میں اکیلا ہوں، جادۂ مدینہ پر، پھر بھی کب اکیلا ہوں
گام گام پر مجھ کو، راستہ دکھاتی ہے، راستے کی تنہائی
دیدۂ تصور سے میں نے آپؐ کا جلوہ، ایک بار دیکھا تھا
مجھ کو سبز گنبد کا، دیر تک نظر آیا، عکسِ چرخِ مینائی
مہر کر دیئے ذرے، کرکے بزمِ دنیا میں شمعِ آگہی روشن
ہر کسی کے کام آنا، یہ ہنر کی دولت بھی، ہم نے آپؐ سے پائی
ہیں مظاہرِ عالم، دسترس میں انساں کی، اس کے ہی حوالے سے
آپؐ نے جو بخشی ہے، دین اور دنیا کے، علم کی توانائی
شمعِ رہگذارِ جاں، کچھ بجھی بجھی سی تھی، ہر طرف اندھیرا تھا
ان کا دھیان آتے ہی، دل کی روشنی مجھ کو، دور تک نظر آئی
آپؐ کے وسیلے سے، خاور ابن آدم نے، اپنے رب کو پہچانا
وہ بھی وقت تھا ورنہ، جب کسی کو خود سے بھی، تھی نہیں شناسائی

—



سب تاریکی چھٹ جاتی ہے، اس طور سے کچھ ہم روتے ہیں
جب یادِ محمدؐ آتی ہے، ہر سمت اجالے ہوتے ہیں
وہ بھی تھے دینِ خدا والے، یہ بھی ہیں دینِ خدا والے
وہ دین کی نیا کھیتے تھے، یہ اپنی ناؤ ڈبوتے ہیں
جو علمِ نبیؐ کے پیاسے ہیں وہ پیاس بجھانے آئیں تو
جو ریگِ عرب سے پھوٹے تھے، جاری اب تک وہ سوتے ہیں
اسمائے ختمِ رسل ہر دم، رہتے ہیں اپنے وردِ زباں
دن رات بنامِ سرورؐ دیں، اشکوں کے ہار پروتے ہیں
محبوبِ خدائے ہر دو جہاں سر تا پا محبت ہیں خاور
جب یاد انہیں ہم کرتے ہیں، وہ پاس ہمارے ہوتے ہیں



مدینے کی زمیں بھی کیا زمیں ہے
کہ دنیا رشکِ فردوسِ بریں ہے
جہاں سے ذکرِ ختم المرسلینؐ ہے
وہ بابِ زندگی کتنا حسیں ہے
مثال اور وہ بھی اس بدرالدجیٰؐ کی
نہیں ہے دونوں عالم میں نہیں ہے
نہ پوچھو عظمتِ شہرِ مدینہ
دیارِ رحمت للعالمینؐ ہے
نہ کیوں خاور ہو فخرِ تاجداراں
غلامِ سرورِ دنیا و دیںؐ ہے

—



روشن ہے جس سے زیست کی یہ انجمن تمام
اس نورِ آگہی پہ فدا جان و تن تمام

توصیفِ مصطفیٰؐ کے لئے لفظ اب کہاں
اس ذاتِ پاکؐ پر ہوئے سارے سخن تمام

اُمڈا حرا کے غار سے وہ سیلِ رنگ وبو
گلزارِ خلد بن گئے دشت و دمن تمام

میں اور میری کج کلہی دونوں کچھ نہیں
نسبت سے آپؐ کی ہے مرا بانکپن تمام

وہ عشقِ مصطفیٰؐ کو ذرا آزمائیں تو
جو کرچکے ہیں اپنے دکھوں کے جتن تمام

آئی ہے اس طرف جو مدینے سے کچھ ہوا
خوشبو میں بس گئی ہے فضائے وطن تمام

خاور نہ پوچھ وصف مرے کملی پوشؐ کا
ہر رنگ ہر لباس میں گل پیرہن تمام

--



خداوندا یہ اپنے عشق کا معیار ہوجائے
کہ جب چاہوں رسولِ پاکؐ کا دیدار ہوجائے

بنامِ مصطفیٰؐ پھر سے ضرورت ہے کہ دنیا میں
اندھیرے سے اجالا برسرِ پیکار ہوجائے

جو آیا لوٹ کر طیبہ سے یہ حسرت لئے آیا
زیارت گنبدِ خضریٰ کی پھر اک بار ہوجائے

مدینے کی ہوا کے ایک جھونکے کی ضرورت ہے
یہی جو زندگی اک دشت ہے گلزار ہوجائے

عجب مئے ہے، مئے عرفانِ عشقِ مصطفیٰؐ خاور
جو پی لے وہ ہمیشہ کے لئے ہشیار ہوجائے

—



زمین و آسماں کا آئینہ ہو
پھر اس میں عکسِ محبوبِ خدا ہو

سفر میں کاٹ دوں میں عمر ساری
اگر ان کے نگر کا راستا ہو!

یہ عالم ہے مرا ہجرِ نبیؐ میں
دیا طوفاں میں جیسے جل رہا ہو

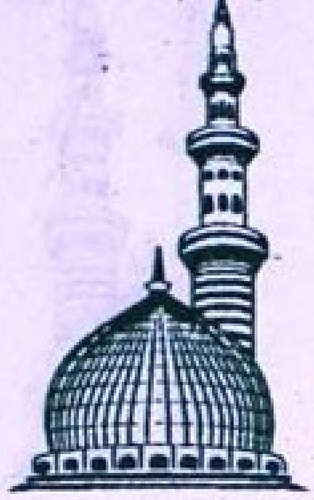
ملاتا ہے ازل کو جو ابد سے
تمہیں وہ زندگی کا سلسلہ ہو

وہ آئے اور میرے دل میں جھانکے
جسے روضہ نبیؐ کا دیکھنا ہو

ابھی دل اس طرح دھڑکا ہے، جیسے
مدینے سے بلاوا آگیا ہو

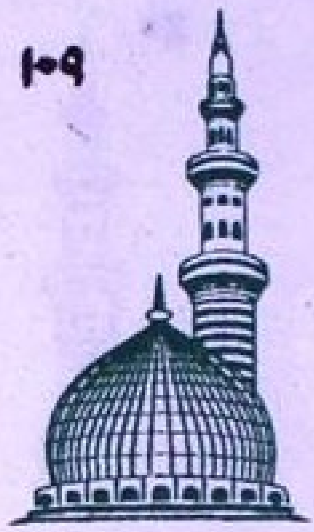
تمہارا مرتبہ کیا ہے، نہ پوچھو
کہ تم خاور غلامِ مصطفیٰؐ ہو

—



جنہیں رسولؐ سے توفیقِ استفادہ ہے
نظر بلند ہے ان کی تو دل کشادہ ہے
سفر کا لطف ہے کیا چیز پوچھئے ہم سے!
کہ ہم ہیں اور دیارِ نبیؐ کا جادہ ہے
وہ خاک، خاکِ مدینہ جسے کہا جائے
مجھے تو دولتِ کونین سے زیادہ ہے
کہاں مثال کوئی اس کی شہسواری کی
جو راہِ عشقِ محمدؐ میں پاپیادہ ہے
غمِ رسولؐ سے وہ حوصلہ ملا ہے کہ اب
ہر ایک غم کے لئے اپنا دل کشادہ ہے
پہنچ کے روضۂ اطہر پہ جان دوں خاور
مری حیات کا مرکز یہی ارادہ ہے

--



جنت بھی اسی کی ہے' یہ دنیا بھی اسی کی
ہوجائے نظر جس پہ رسولِ عربیؐ کی

اللہ جنوں دے تو محمدؐ کا جنوں دے
اور خاک بنائے تو محمدؐ کی گلی کی

ہر ایک اشارے میں ہے منزل کی بشارت
کیا بات ہے واللہ تری راہبری کی

میں خیر سے بیمارِ غمِ عشقِ نبیؐ ہوں
زحمت نہ کریں لوگ مری چارہ گری کی

اللہ رے اس روئے مبارکؐ کا تصور
جچتی ہی نہیں شکل نگاہوں میں کسی کی

اللہ بھی موجود اسی دل میں ہے خاور
جس دل میں محبت ہے رسول عربیؐ کی

—



یہ آس دلائی ہے مجھے نعتِ نبیؐ نے
اک روز بلائیں گے مجھے آپؐ مدینے

میں نعتِ نبیؐ لکھ کے اسے دیکھ رہا ہوں
کاغذ پہ جڑے ہیں مرے حرفوں کے نگینے

تھی اور ہی کچھ آمدِ سرکارؐ سے پہلے
دنیا کو سنوارا ہے رسولِ عربیؐ نے

اس شہرِ مبارک میں چلو عمر گزاریں
پوشیدہ ہیں اک پل میں جہاں لاکھ مہینے

میں خواب میں بیٹھا تھا سرِ روضۂ اقدسؐ
کیا ظلم کیا مجھ پہ نسیمِ سحری نے

ہو جس سے دو عالم کے ہر ایک حسن کو نسبت
اللہ کے محبوب سا دیکھا ہے کسی نے

خاور میں کہاں اور کہاں قربتِ معبود
اعزاز یہ بخشا ہے مجھے میرے نبیؐ نے

—



شہہ مدینہ، جہاں کو ہے اذن عام ترا
ملے مجھے بھی ادھر سے کوئی پیام ترا

خدا نے جن کے دلوں پر لکھا ہے نام ترا
نہ کس طرح وہ کریں ذکر صبح و شام ترا

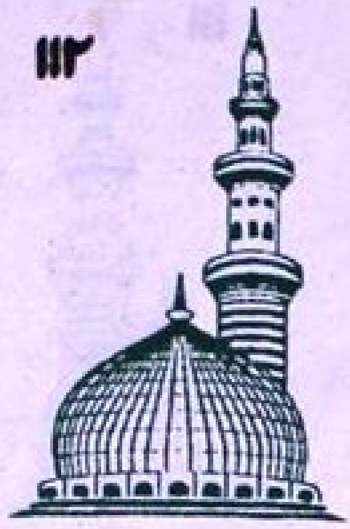
کسی بھی منکرِ دیں کو کہیں پناہ نہیں
زمیں تمام تری آسماں تمام ترا

عجب سفر تھا وہ تیرا سفر شبِ معراج
ملک بھی دے نہ سکے ساتھ چند گام ترا

فضائے دل میں عجب روشنی سی پھیل گئی
کسی نے سامنے میرے لیا جو نام ترا

خیالِ خاورِ خستہ بھی اے شہ بطحا
کہ تیرے قرب کا طالب ہے یہ غلام ترا

—



درحقیقت دل اسی کا دید کے قابل ہوا
مصطفیٰؐ کے عشق سے معمور جس کا دل ہوا

کشتیٔ ہستی جب ان کے آسرے پر چھوڑدی
تھا جو گردابِ بلا میرے لئے ساحل ہوا

نقشِ پا اس کے نہ چومیں کیوں زمین و آسماں
وہ مسافر، سرحدِ طیبہ میں جو داخل ہوا

رشک کرتے ہیں خرد والے مری تقدیر پر
نام میرا ان کے دیوانوں میں کیا شامل ہوا

لطف وہ خاور کسی ذاکر کے دل سے پوچھئے
جو محمد مصطفیٰؐ کے ذکر سے حاصل ہوا

—

رحمان خاور

رحمان خاور موجودہ دور کے ممتاز شاعر ہیں۔ان کی غزلوں کا مجموعہ "روایت" کے نام سے ۱۹۸۲ء میں شائع ہوا تھا۔

ان کے کلام میں خاص طور سے ان کی غزلوں میں ان کا اپنا انفرادی اور بھرپور رنگ ہے۔ جس میں انسانی جذبات و احساسات اور عصری تقاضوں اور مسائل کا خوبصورت اظہار موجود ہے۔ رحمان خاور کا کلام سلیقہ اظہار کے ساتھ ساتھ اپنے دامن میں فکر کی وسعتیں بھی رکھتا ہے۔وہ نظم کے بھی بہت اچھے شاعر ہیں۔ان کی نظمیں اپنے اسلوب کے اعتبار سے الگ پہچان رکھتی ہیں۔گیت اور دوہے بھی ان کی شناخت کا حصہ ہیں جن سے ان کے قاری اور سامع بخوبی واقف ہیں۔

"روایت" کے بعد رحمان خاور کا حمد اور نعت پر مشتمل ایک مجموعہ "بعد از خدا بزرگ توی" کے نام سے ۱۹۸۵ء میں شائع ہوا تھا۔اس مجموعے میں حمد کم اور نعتیں زیادہ تھیں۔لیکن وہ مجموعہ بہت مختصر تھا۔اب "محراب حرم" کے نام سے یہ مجموعہ شائع ہو رہا ہے۔اس مجموعے میں "بعد از خدا بزرگ توی" کی چند حمدیں اور نعتیں بھی شامل کی گئی ہیں۔

حمد و نعت کے سلسلے میں کچھ عرصہ قبل چند نقادوں نے دعوے کیا تھا کہ اس قسم کی شاعری کو شاعری کے زمرے میں شامل نہیں کیا جا سکتا یا ان میں بڑی شاعری کے امکانات معدوم ہیں۔لیکن گزشتہ پندرہ برسوں میں نعتیہ کلام پر مشتمل جو مجموعے منظر عام پر آئے ان کے پیش نظر نہ صرف یہ دعوے غلط ثابت ہوا بلکہ بعض شعراء نے شعریت سے بھرپور ایسی نعتیں کہیں جن میں فکر کا جہان آباد ہے اور جن کا شمار اچھی شاعری میں ہوتا ہے۔ان شعراء میں رحمان خاور کا نام بھی شامل ہے جن کی حمدیہ اور نعتیہ شاعری اپنی کیفیات اور سرشاری میں حب اللہ اور عشق رسول کی مظہر ہونے ساتھ ساتھ اچھی شاعری کے حسن سے آراستہ ہے۔"محراب حرم" کے تمام صفحات عقیدت و محبت کی سچی اور اچھی شاعری کے غماز ہیں۔

جاوید وارثی